

عربی تلقین و تحریر تاریخ، اصول و مسائل

(ر) ۱

جنابہ محمد شمسیع افضل نلاکی، رئیسیح اسلام ارشد عربی، مسلم نویور کمال اللہ

جانبی دوڑ میں پائے جانے والے تقدیمی نظریات کا فنکر و خیال کی دنیا سے
کوئی تعلق نہیں تھا۔ وہ زیادہ تر زبانی و بیان کی کمزوریوں اور لفظی محاسن و خوبیوں
کو بیان کرتے تھے۔ اسلام نے عربی شعروڑا عربی کی فنکر کو تبدیل کرنا چاہا۔
قرآن نے شعراً کو ان کی پہلے راہ روی پر متنبہ کیا کہ ان کا مغل مغل خود نہیں ہے۔
کیونکہ دو ایسی پاتیں کہتے ہیں جو وہ کرتے نہیں۔ ان کے فنکر و خیال میں استحکام
نہیں ہے۔ چونکہ قرآن کا موصوع بحث انسانی ہدایت ہے۔ اور ہدایت کسی خاص
میدان کے ساتھ خاص نہیں۔ ایسا ممکن نہیں کہ قرآن زبان و بیان اور فنکر
و خیال کے میدان کو مطلقاً آزاد پھوڑ دے۔ تقدیمی معاشری زندگی کی لیکے ہم
مزدorت ہے۔ اگر ایک اعتبار سے دیکھا جائے تو قرآن پورا الکاپورا تقدیم ہے۔ اس
کے ذریعہ حقائق بھک پہنچنے، کھرے کھوٹے کی تیزی کرنے میں مدد ملتی ہے۔ قرآن
میں ادلبی نماش، سماجی ہر طرح کی ترقیدی موجو دہیں۔ قرآن کہتا ہے۔ «ادشروا
یتبعهم الفتاویٰ۔ الہم شراؤ نہم فنی کل داد سیم جوون و انہم
یقولون ما لا یفعلون و الالذین امنوا و عملوا العلامات

وَذِكْرُ وَاللّٰهِ كَفِيْوًا ⑩

روج شرعاً کی ماتباع کریں وہ بے راہ نہیں، کیا تم دیکھتے نہیں کہ وہ ہر وادی
میں منہ مارتے پھرتے ہیں، وہ ایسی بائیں کہتے ہیں جو وہ کرتے نہیں مگر جن لوگوں
خے ایمان لایا اور عمل صاحب کی،) اس آیت میں صاف طور پر بتا دیا گیا کہ شاعری
کی خصوصیت کیا ہے، شعر اس طرح کے باطل خیالات میں مبتلا رہتے ہیں یہ
شروع شاعری پر کمل تنقید ہے حکم ہمیشہ کل پر لگایا جائے گے۔ یعنی شاعر کی اکثریت
مکروہ خیال کی تاریخیوں میں پہنچتی رہتی ہے نزول قرآن سے قبل مسقراط نے
بھی نقد کی بنیاد اخلاق پر رکھی تھی۔ چنانچہ قرآن بھی شعراء کی بے عملی کو تنقید
کا نشانہ بناتا ہے۔ قرآن شاعری شعری سحر انگلیزی، اس کے جذبات و زبان
کی قوت ترجیحی کو تسلیم کرتا ہے لیکن اس کے ساتھ وہ یہ بھی بتاتا ہے کہ اس
کے خیالات، اس کی توانائیاں اس کے احساسات محدود ہیں، وہ مبتدأ
آرائی اور شبیہہ واستعارہ میں ایک حد فاصل قائم کرنا چاہتا ہے اور اس
مقام سے شراء کو روکنے کی کوشش کرتا ہے جہاں سے کذب و افترا کی سجریں
مشروع ہوتی ہیں۔ قرآن کریم نے شروع شاعری اور نفس شراء سے متعلق جو
بھی ہدایت دی ہے اس کو اصولی حیثیت حاصل ہے۔ شاعرانہ خیالات اور
کلام الہی میں فرق کرتے ہوئے قرآن کہتا ہے۔

«وَمَا عِلْمَنَا لِلشِّعْرِ وَمَا يَنْبَغِي لِمَا إِنَّهُ هُوَ إِلَّا ذِكْرُ قُرْآنٍ»

مبین، لیکن ذرہ میں بھاٹ حیاً وَ يَحْقِنُ الْعُولَ عَلَى الْكَافِرِينَ ⑪
ہم نے آپ کو شرگوئی نہیں سیکھایا اور نہ یہ آپ کے لئے مناسب ہے یہ
تو ایک یاد رہانی قرآن میں ہے تاکہ آپ انسانوں کو انذار کریں اور کافرین
پر عذاب آکر رہے گا، یعنی آپ کی ذات شروع شاعری سے بالکل پاک ہے۔ آپ

پر شر و شرور بھری دنوں کا کوئی رشتہ نہیں پڑھی میں تو سواب و
سمجھو خلطہ ہر ایک کام کان ہے میکن جو کچھ آپ مجھیش کر رہے ہیں وہ سفر
راکبرد یاد دہائی ہے۔

نفس لام سے متعلق سورہ طہ میں ایک اہم نکتے کی طرف اشارہ کیا گیا
ہے کہ داعیوں نے خلیل کو حب کی نفیات کا عالم اندر کھانا چاہئے۔ چنانچہ اللہ تعالیٰ
نے صہرت موسیٰ نے کو مک دیا کہ آپ اپروق کوئے کفر فرعون کے پاس جاتیئے مگر
اس کی سرگشی کے پیش نظر آپ وہ طرز کام اختیار کیجئے جو اس کے دل کو مودہ لے۔
اذْهَبْ مُبَتَّ وَ اخْوَلْ بَايِانَ وَ لَا تَنْبِي فِي ذِكْرِي إِذْهَبْ إِلَى

فَرْعَوْنَ أَنْتَ هُنْدِي، فَنَعْلَمْ لَهُ قُولًا دِيَنًا لِعَلَمْ يَتَذَكَّرُ وَ مُخْيَشُ ۝ ۱۵

(آپ اپنے بھائی کے ساتھ میری آیات لے کر فرعون کے پاس جاتیئے، میری
یاد میں قلب نہ ہونے پائے، تم دنوں مرکش فرعون کی طرف جاؤ اور اسے زرم
انداز میں سمجھا و سٹاپ کر کہ اس کے اندر رخصیت پیدا ہوا اور یاد دہائی شامل کریں
کوئی بات زرم پر سوز اور دل گلزاری وقت ہو سکتی ہے جبکہ موقعہ و محل کی
ہاست کرتے ہوئے نہادت و بلاعت، اور زبان و بیان کے تمام اصولوں کو
پیش تصریح کر کوئی بات کہی جائے۔ اور کسی کے دل میں اپنی بات انداز لے
کر لامضہ دری ہے کہ خواہب کی نفیات اور ذہنی کیفیات کا پورا الحاد کیا جائے۔
شر و شرور میں شرور بھری سے لوگوں کی جنون کی حد تک بڑھی ہوئی دلچسپی
کو فتح کرنے کے لئے آپ نے شوار کی ہمت افزائی کرنے کے بجائے ان کی ہمت
شکنی کی۔ جب ہر کو القیس کا نام آپ کے سامنے لیا گیا تو فرمایا ہے یہ وہ ہے جس
کا غلغلا اور نام دینیا میں بلند ہے لیکن آفت میں اس کا کوئی مقام نہیں ہے
جب روز قیامت آئیگا تو شرعاً کا علم اس کے ہاتھ میں ہو گا اور انہیں لے کر

وہ دوزخ کی راہ پر کشیدا گئی اور اس طرح کی اور بھی احادیث میں جو بزرگ خداوند
حریون کو غلط قسم کی سطحی حریان نہیں مومنوں اس سے دل بھی گزروں
کے جسمانی حماسن کی تحریف، شراب کی وہی نگاری لوز دوسرے غیر اسلامی
مباحثت سے روکنا تھا۔

جب شعروٹ اعری سے لوگوں کی ول جپی کم ہو گئی اور لوگوں کے ان کا در
و خیالات میں پائی گئی آنکھ تو آپ نے مختلف موقعوں پر اشعار لئے گئے بعد
اپنی پسندیدگی و ناپسندیدگی کا انظہار بھی کیا۔ اس منہی میں حضرت کعب بن
زہیر کا فقیرت ابل ذکر ہے۔ کعب نے حضورؐ کی ہجوم کردی آپ نے ان کا خون
سباح کر دیا۔ ان کی جان کے لائے پڑا گئے۔ ان کو یہ بھی معلوم ہوا کہ آپ پہت
رحمدیں چنانچہ ایک دن وہ حضرت ابو بکر صدیقؓ کے ساتھ عالمہ باندھ کر اور
شکل تبدیل کرنے کے رسولؐ کی خدمت میں حاضر ہو گئے اور عمر بن کیا بار رسول اللہؐ
ایک شخص آپ کے ہاتھ پر سمعت کرنا چاہتا ہے اور ہاتھ پر دھا کر چہرے سے پر دہ
ہسادیا اور کہا میرے ماں باپ آپ پر فدا ہوں میں کعب بن زہیر ہوں اور آپ
کی پناہ چاہتا ہوں۔ انصار ملن کو امان دینا اپنے شکل میں کرتے جب کہ قریشیں ان
کے مشرف پاسلا ہونے سے کافی خوش ہوئے۔ حضورؐ نے ان کو امان دیا۔
اس کے بعد کعب نے آپ کی شان میں اپنا مشہور تقصیدہ پڑھا۔ چند اشعار
سنائے کے بعد جب کعب نے شعر پڑھا۔

اباذ لین نقوسهم بسبیم یوم الحسیم و سطوة الجبار

شدید جگنوں میں رفخار بھی کی خاطر اپنی جالزوں کو قربان کرتے ہیں۔

اس شعر پر حضورؐ نے فرط مسخرت میں اپنی چادر اتار کر کعب کو آٹھا دی جس
کو بعد میں کعب کی اولاد سے حضرت معاویہؓ نے ایک خیر قلم دے کر فرمایا۔ ③

اشعار کے سچ صورت کا لکھا دیجئے اور اچھے بھی ہوتے جیں اور خوب
ہی ان میں جو لکھ کر ملا جائی جلد اچھے ہیں اور جو حکم کے مطابق نہ ہوں ان
میں کوئی خوبی نہ ہو۔ پس شعر کلام سے اور کلام اچھا بھی ہو نہ ہو ابھی۔ ④
حضرت علیؑ کے مذکوری ہیں کہ اسکا لکھنے اور خوب بخوبی اور خوب ابھی۔ ⑤
اچھے اشعار بھی ہیں اور خوب کو ترک تحریرو ہے ⑥ حضرت حسان بن ثابت
کتب بخواہ ک، اللہ عبد اللہ بن رواہ رضی اللہ عنہم کے اشعار کے متعلق آن
حضرت صدیقہ پیغمبر نبی کلم فخر ہے ایساں لوگوں کے اشعار کفار پر قبروں سے بھی
زیادہ گمراں گزندشتی ہیں حضرت صدیقہ سے فرمایا کہ قریش کی پیغمبو کرو
خدا کی قسم تباہ رکھو اور خوبی ہے میں آدمی کو تیر کرنے سے یعنی زیادہ سخت
کر جو انتقام کی بہترانی سا تھا۔ ہیں۔ ⑦ حضرت علی کرم اللہ عنہ ہے
فرستے ہے کہ شامی قوم کی میسر طبقتی ہے اور اسی کے پر کتنے کے معیار
ہے ⑧ اس سے صاف فلک ہے کہ حضرت علیؑ اوری کو سورا شکا کی بندی
و پیش کیا اور لذت دلانے کا معیار تصور کرتے تھے۔ حضرت معاویہ فرماتے تھے
کہ شاعری ادب کا سب سے اوپر بنا درجہ ہے۔ حضرت عبداللہ بن عباسؓ فرماتے
ہیں کہ جب تم کتاب افسوس پڑھو اور اس میں کوئی چیز سمجھیں دلتے تو اس کو
اشعار کی سی خلاش کرو اس لئے کہ شعروں کا دیوان کہہا جاتا ہے۔ ان
کی پوری بحث اسی اس کے افسوس موجود ہے۔ جب قرآن مجید کے کسی نفظی انشال
کے بارے میں لذت کوئی سوال پکیجا جاتا ہے تو اس کی دلستاحت میں آپ عربی
شر پر خود یا کرتے تھے۔ ⑨ حضرت ابو جریرہ ثابغ ذییانی کو سب سے بڑا
شاعر مانتے تھے اور کہتے تھے کہ وہ برس کے افتخار سے بہت شیریں کلام ہے۔
اس کے پیمانہ مگر اس سب سے زیادہ پہنچی جاتی ہے ⑩ حضرت عزیزانے غطفانہ

کوں سے درجات کی کہ یہ شعر میں کامیاب
حافت میں شرک نہ لفڑت رہی۔ وہیں کلامِ اللہ کا مطلب
وہیں نے شرک کی اور تمہارے نے کسی بھی مشیر کی گہاٹنی کی تھی جو رہیں اور
کامیاب افسوس کا کوئی مطلوب نہیں) (۱)

لوگوں نے جواب دیا یہ ناجائز دینا ان کا شریعہ چنداں اشعار کو پڑھنے کے بعد

فریاد کرو، تم میں بُراستِ عِزَّا (۲)

عبدِ ہبیت اور صدراں میں کامیاب تحریر میں بھائیوں کی ختنی فسکر کو
لکھ کی تبدیلی کی ہے جاہلی دور کے نتے دا اور شوار کس خاص تکریب اپنے کے
خاتم تحریر نہیں کرتے بلکہ ان کے تحریریں نقطہِ الظرفیِ الفڑا کی رسمیات
اور ذاتی میلانات کا کافی دھن تھا۔ مثود رب بیالا قبول سے معلوم ہوتا ہے کہ
صحابہ کرام رضوان اللہ علیہم السَّلَامُ اور عبادین کی شعر و میثاق عربی پر گھری تقریبی۔ ان کے احوال
تحریری بیانوں کی عیشیت رکھتے تھے، ایک مرتبہ حضرت عمر بن عبد اللہ
سے سمجھا کہ سب سے پڑے شاعر کے کچھ اشعار سناؤ۔ الحفول نے پوچھا کہ ب
سے مرد اشعار کوئی ہے؟ جواب ملا زہیر بھائی اور اس کی شاعری کے متعلق
یہ رکھے تاہم کی کہہ بات کرتے ہیں کہی طرح کی رکاوٹ نہیں محسوس کر تاہم
و ناماؤں الناظر کے استعمال سے احتساب کرتا ہے اور تھیڈہ ٹھوکی بیس بھی

اسی صفت کو منسوب کرنا ہے جو راجحی اور میکہ اندر موجود ہو۔ (۳)

اسلامی فکر کے اثر سے عربی تحریر میں مدققت و لاست گوئی کا خصر
راہن ہوا جیسا کہ حضرت عمر بن زہیر کی شاعری کی ایک صفت یہ بتائی گئی کہ اس
کے حکام میں مبالغہ ہمیں ہے اور محدودت کی طرف اسی صفت کو منسوب کرنا
ہے جس کا دو دو اتفاقی سزادار مہر حضرت مسیح یعنی مسیح زمانے میں س

ان احصیت کے تکالیف پر مبنی تھے مدت تھے مدت
دیہت شروع ہے جس سوکھ کیں اور اسے بیکھا رے
وں طریقہ میں اپنے کام کرنے کے لئے اپنے دوں نے بکھر کر
پتا ہے درست کام کا کم ہے اصل سب سعی کے فنا دوں نے بکھر کر
املوں اور مٹکے دلار کے عوال کو اچھا خیز سمجھا رہے ہے اسے نہیں
مغلیا حالت میں درست کی میسر ہے مثاہی کور دست کی میسر ہے اسے
عربیت ہوئی تو بخوبی الفاظ کا دغیرہ اور فنکر کی دست مل گیا۔ چنانچہ زبول
سلام کا کہیجہ محمد بن علیؑ محدث زادہ الحمد کے اسلوب اور انداز بیان کو مدد
نمودہ تصویری ۲۰۰ بتا لہذا ادبی و ستری علاسی کو یہ لکھنے اور اس کے معیار
کی تکمیل ہے تقریباً ایک سو یہ کافی ہے معمولی اثر پیدا ہے ①

عہد سبو انتہی

مناسیت کی خلاف درحقیقت ایک بار پھر جدایوت اجہالت القصہ
تو م پستی اور تاریکی کا طرف لفٹنے کی لیک کوشش تھی، حضرت معاویہؓ اور
ان کے خلاف نے ایک بار پھر ہر لوگوں کے اندر تحریک و نسلی عصیت کی دبی ہوئی
پنکاری کو ہوادیخے کی کوشش کی او زعہہ عالمت کے رسوم درواج عادات
و اطوار اور لامبی جگہ وجدال کی کیفیت کو زندہ کرایا ہے ② چنانچہ انہوں
نے اس مقصد کو برسنے کا رلانے کے لئے شعراء کو استعمال کیا اور شعروہ شاہی
کے ذریعہ اپنی خوبیوں کی تبلیغ و اشتافت اور رائے عامہ کو لانے کی لئے اکمل
کرنا تھی کوشش تھی۔ تقریباً ۱۴۰۰ ہجری خلفاء، امداد شہزادوں نے اپنے عالمی شعراء
کی دل کھول کر سرسری کی اور خوبی شعروگوئی بیٹھ جسے یاد رکھ دیں۔ یعنی مطلعیتے

خود میں کہاں۔ مسجد میں ولید کو شرک کرنے سے دوچار کا واقعہ۔ رواجت میں ملتا ہے کہ محجور کا دوست ہے اور وہ شروع تحریک میں سوت تھا لوگوں کے ہدایہ دلایا کر آئی جمعہ کو رکھ لے جائے اور ختمہ دینا ہے۔ اس نے قسم کھانا کر کر میں کوچھ خوبی کیمیں پہلی کردیا۔ چنانچہ صہیل کھرا ہوا اور اس کے مسلمان خوبی دیا۔ ⑥

اسلامی مسجد کے مقابلے میں اسی دور کی معاشرتی، تہذیبی اور ادبی ترقی کی میں عظیم انقلاب پیدا ہوا۔ ملکی فتوحات کی گھرست و عوام کی بیعتیات اور محبوبیت کے اختلاط سے تہذیبی و سماجی نہادگی کا اور افق شہزادیل سمجھ گا۔ جیسا کہ تیرتے پہیا نے پڑھنے لونڈیوں کو خریدا گیا۔ ان لونڈیوں میں عمدہ گائے والیاں بھی تھیں جو مختلف شعراء کے کلام کو گاہ کر کر پڑھتی تھیں۔ جو نکہ اموی حکومت نے اسی اسلامی بیواریوں پر پرستی کی، خوارج، مرجوہ وغیرہ مختلف فرقے وجود میں آگئے پا رہوں فرقے الگ الگ اصول و نظریات کے حامل تھے۔ جو نکہ اس زمانے میں انی ڈھوٹ کو پیش کرنے کا موثر ترین یا ذریعہ تحریکی تھی۔ ہر کٹیور فنکر سے شعراء کی ایک جماعت نشکن تھی۔ عوام کے ذریعیان وہی پارٹی زیادہ مقبول ہوتی تھیں کہ پاس اپنے شعراء کی یہی جماعت ہوتی۔ ہر فرقے سے جوئے ہوئے شعراء کی یہ کوششی ہوتی تھی کہ دوسروں سے آگئے حل جائیں، اس باہمی مناسبت سے جہاں شاعر کا کوئی قدرتی ملی وہیں تنقیدی رجحانات کو بھی فروغ نہ ملا۔ مختلف شعراء نے باہم ایک دوسرے پر تنقیدیں کیں۔ ہر دو بن آر بیوہ اور کشیر نے ایک دوسرے کے اشعار پر نقد کئے۔ اسی دور میں اپنے سخن و شناسی حضرات بھی موجود تھے جو کسی مخصوصیت عزیز کے لامشادر

رسائیتے۔ اب بیکار کو جو عربی کا شعار ہے جو پڑھتے تو مجھے مشکل ہے
وزیر نجیع صفت خوار کی لفڑی کا ورنہ اپنی رسمیت کا شعار کہونا تو یہ سے
لوگوں نکلے جائیں۔ اور پیغمبر مصطفیٰ صفاتے خوار کے اندر مل جاؤ
۔ آپ کا پیغمبر نبی کے شعار کے اندر خدا کی فرمائی کا اب اپنی اپنی رسمیت
ب ہوا اور کردار خوار نہیں ہوا۔ کتاب الاعانی میں ہر دین اپنی رسمیت اور حکم سے
رار کے اشخاص کے متعلق نہ کے کافی نہیں بلکہ جو تو بل اقتدار ہیں ۔ ①
لئن ملاقوں کے شرعاً خاص نام موقوفوں پہنچنی شرعاً صلاحیتوں کا انطباق
رنے ہونے ایک وصیت ہے آئے بڑھنے کی کوشش میں معروف ہے۔ اس دفعہ
بل عراق کے سنتی شناسوں کے درمیان پہنچ مونو یعنی بنا ہوا تھا کہ
بیری، خطل اور فرودق کے درمیان سب سے برداشتگر کون ہے اس سخت
پر اس وقت کے درمیان ذوق و ادب کے مقابلے اقوال ملتے ہیں۔ خود شعراء بھی
ایک دوسرے کے پار سے میں ہمیں رائے دیا کرتے تھے فرزدق سے منقول ہے کہ اس نے
ذوال رسکے چانسے میں لکھا اُنگریز اتار و دریا زیر گردہ کتاب ڈھوتا، اس کے اشعار
میں وصف مشترکوں کی بحث نہ ہو وہ اچھا اشعار ہو سکتا تھا۔ بیری، خطل
کے بارے میں ایک اخلاقی کوہ بادشاہوں کی مدعا وستاشن اپنی کرتا ہے۔ اہل عراق
کے نظر کا ای اب صفات خوار کے درمیانی موازنہ اور مقابله پر مشتمل ہے۔ عراق کے خواجہ
کے درمیان ہو چکا متناول تھا اس کے اندر دیں غیر قابل تھا۔ خوارج کے انکار و
ضلالات جو منقول ہو گرہم تک سمجھے ہیں ان سے معلوم ہوتا ہے کہ وہ صحیح معنوں
میں نہ اوس کو سمجھے لئے خود صفات و راست گوئی کو اپنے لامبیں جگہ دے، یہو
گوئی وہی کام سے اجتناب ہے۔ اس طرح خوارج نے اپنی تنقید کا دائرہ
نہ ہی وہ اخلاقی اصولوں پر کیا ہے کی کوشش کی وہ اعلان و تحریک سے

جز بیش کھیں۔ جو بڑی دلیل کو شرکوئی سے مدد درخواست کا ادا کرتا۔ رسوائیں اور ایسا بیان کیا کہ جو عدالت کا دادی ہے اور دو مشروط اموری میں سمت تھا تو گول نے یہ دلیل ایسا آجی وجہ کا دادی ہے اور خلدہ دینا ہے۔ اس لئے قسم کھاتی کہ عدالت اج خلیدہ نہیں بلکہ اس کے متعلق خبیر ہے۔

اسلامی بہبود کے متعلق بڑے میں اسلامی دور کی معاشرتی، تہذیبی اور ادینی روحیوں میں عظیم انقلاب پیدا ہوا۔ ملکی فتوحات کی کثرت و دولت کی پیشات اور عوامیوں کے اختلاط سے تہذیبی و سماجی نزدیکی کا پورا نقشہ تبدیل ہو گی۔ جبی ملک کے پیشے پیمانے پر جسکن لوگوں کو خریدا گیا۔ ان لوگوں میں مدد و تھانے والیاں بھی بیشین جو مختلف شعرا کے کلام کو گھن کر پڑھتی تھیں۔ جو نکہ اموی حکومت نے اس اسلامی بنیادوں پر قائم نہ ہو کہ بہت حد تک نسلی و قبائلی بینیادوں پر قائم تھی۔ اس حکومت کے نتائج میں کاپیڈ اپنے ناظری تھا کیونکہ اس نسلی میں اسلامی عترت و حسیت اور اسلامی ہمبوالوں کی مخالفت کرنے والی جماعت موجود تھی چنانچہ مذہبی بنیادوں پر صلیعہ، خوارج، مردوں وغیرہ مختلف فرقے وجود میں آگئے چاہوں فرقے الگ الگ اصول و نظریات کے حامل تھے۔ چونکہ اس زمانے میں اپنی دھرم کو پیش کرنے کا موثر ترین ذریعہ شاعری تھی۔ ہر کشتہ فرک سے شعرا کی ایک جماعت نسلک تھی۔ عوام کے ذریعیان وہی پارٹی زیادہ مقبول ہوتی جیسی کے پاس اپنے شعرا کی ایک جماعت ہوتی رہتی۔ ہر فرقے سے جو شاعر ہوتے شعرا کی یہ کوشش ہوتی کہ دوسروں سے اُنکے محل جاتیں، اس باہمی مناسبت سے جہاں شاعری کو ترقی ملی وہیں تنقیدی رجحانات کو بھی فروع ملا۔ مختلف شعرا نے باہم ایک دوسرے پر تنقیدیں کیں۔ ہر دو تین رجید اور کثیر سے ایک دوسرے کے اشعار پر نقد کئے۔ اسی دوسریں ایسے سخن شناسی میں موجود تھے جو کسی مخصوصیت عر کر کے شنا

سچائے۔ اب اب ایشان کو جو پیشید کے اشعار بے حد پڑھتے تھے اور جو اپنے
ترنج میں اشناز کر رہے تھے اکابر و ادبی رجسٹر کے شد کے نتوں سے
ایک بخوبی دل کی طرف کر رہے ہیں۔ اور بخوبی دوسرے شہزاد کے اندر موجود
اپ کا پیشہ قلم کیس کے شدار کانے خدا کی نافرمانی کا اب ابی رجسٹر جتنا
ب ہوا اکابر کو اپنے درختیں جو اس کتاب الہامی میں ہے اب ابی رجسٹر کے ساتھ
ار کے اشعار کے متعلق نظر کے کافی سونے ملتے ہیں جو تیل اقتداء ہے۔ ②

ان علاقوں کے شہزاد خاص خاص موقوفوں پہنچانی شاہزاد صلاحیتوں کا اظہار
یہ ہوتے ایک دوسرے ہے آئندگی کی کوششیں میں معروف تھے۔ اسی دو
یونیون کے سچی شناسوں کے درمیان پہنچ موصوع بحث بنا ہوا تھا کہ
یر، خطل اور فرزدق کے درمیان سب سے بڑا شاعر کون ہے اس سلسلے
ہ اس وقت کے صاحبین ذوق و ادب کے مختلف اقوال ملتے ہیں۔ خود شعراء بھی
ایک دوسرے کے پارے میں اپنی رائے دیا کر رہے تھے فرزدق سے منقول ہے کہ اس نے
ذوالمرکے بائے میں لکھا ا اگر یہ اتار و دیاز ہے مگر یہ کتاب ڈھونتا، اس کے اشعار
یہ وصف مشریع کی کثرت نہ ہوتی تو وہ اچھا سماں اسراز ہو سکتا کفہ۔ جیری، خطل
کے بارے میں کہا ہے اس کو اس کا درج و مستاش اپنی کرتا ہے۔ اہل عراق
کے بارے میں کہا ہے اس کو اس کا درج و مستاش اپنی کرتا ہے۔ اہل عراق
کے نقد کا کتاب حصہ خوارکے درمیانیہ نواز شہ اور مقابله پر مشتمل ہے۔ عراق کے فوارج
کے درمیان ہونے والے محتاط کتاب اس کے اندر دیئی خوارج کتاب تھا۔ خوارج کے افکار و
ضیالات ہو منقول ہو کہ ہم تک سمجھی ہیں ان سے معلوم ہوتا ہے کہ وہ سچے معنوں
میں تھے اس کو سمجھتے تھے جو صفات و راست ٹھوکی کو اپنے کام میں جگہ دے ہو
گوں و نہ کام سے اجتناب کرے۔ اس طرح خوارج نے اپنی تنقید کا دائرہ
ذہبی و راحیلی اصولوں تک محدود کرنے کی کوشش کی وہ اصطلاح و تحریک سے

عزمیں آئیں۔ پس بھرپور دید کو شرگوں سے درجہ کا دعا۔ روز ایک دن میں
پہلے جمعہ کا دعا ہے اور دوسرے شروعت اعلیٰ میں سوتھا گوں نے بیان کیا
کہ جمعہ کا دعا ہے اور خطبہ دینا ہے۔ اس نے تسلیم کیا کہ عذر آج خدا نہیں پہنچ
سکتا۔ ماں پر دعا کر مگر اپنے ایک مسلم خلیفہ۔ ⑦

اسلامی حکومت کے مقابلے میں اسی دور کی معاشرتی، حکومتی اور ادینی رسموں
میں عظیم انقلاب پیدا ہوا۔ ملکی فتوحات کی بھارت و دولت کی پیشہات اور مخصوص
کے اختلاط سے ہندو بھائیوں و سماجی زندگی کا پورا نقشہ تبدیل ہو گی۔ جبی ملک کے
ہٹے چیانے پر جنہوں لوگوں کو طردیدیا گیا۔ ان لوگوں میں محمد کے کالے و ایمان
کیلی شخصیں جو مختلف شعرا کے لام کو ہما کر کر پڑھتے تھے تھیں جو نکلے اسوسی ملکوں کے لام
اسلامی بنیادوں پر قائم ہو کر بہت حد تک نسل و قبائل کی بنیادوں پر قائم
تھی۔ اس حکومت کے خلافیں کا پیدا ہونا فطری تھا کیونکہ اس تملکے میں اسلامی
عمرت و محیت لا اور اسلامی اصول کی حفاظت کرنے والی جماعت موجود تھی چنانچہ
ذمہ دی بنا اور ان پر مظیہ، خوارج، مردوں و غیرہ مختلف فرقے درجہ میں آگئے چاہروں
فرقے اُنگ اُنگ اصول و نظریات کے ماملے تھے۔ جو نکلے اس زمانے میں انہی دعوتوں کو
پیش کرنے کا موثر ترین یا ذریعہ شاعری تھی۔ ہر کتبہ فکر سے شعرا کی ایک جماعت
نسلک تھی۔ عوام کے درمیان وہی پارٹی زیادہ مقبول ہوئی جس کے باس اسی
شعار کی ہیں جماعت ہوئی۔ ہر فرقے سے جوئے ہوئے شعرا کی یہ کوششی ہوئی
کہ دوسروں سے اگئے حل جائیں، اس باہمی میانگی میانگی میانگی میانگی
ملی دہیں۔ تقیدی رجحانات کو بھی فروخت نہ۔ مختلف شعرا نے باہم کی دوسرے
پر تقیدیں کیے۔ خود بھی ریزید اور کاشیہ سنگھیک دوسرے کے اشعار پر نظر کے
اس درمیں ایسے سخن شناسی حضرات بھی موجود تھے جو کسی مخصوصیات اور کوئی